42178-نذر پوری نہ کرنے کی سزا

سوال

ایک شخص نے اطاعت کرنے کی نذرمانی اور پھر اسے پوری کرنے میں سستی سے کام لیا اور نذر پوری نہ کی تو اس کی سزا کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

نذر کی دو قسمیں ہیں :

پہلی قسم :

نذر معلق : معلق نذر یہ ہے کہ نذر کو کسی چیز کے حصول پر معلق کر دیا جائے، مثلا کوئی شخص یہ کہے : اگر اللہ تعالی نے مجھے شفایابی سے نوازا تو میں اتنا صدقۃ کرونگا، یا پھر میں اتنے روزے رکھوں گا، وغیرہ

دوسری قسم :

نذر منجز : (یعنی جو معلق نہ ہو) مثلا کئی شخص یہ کہے کہ : میرے ذمہ ہے کہ میں اللہ کے لیے اتنے روزے رکھوں گا.

اور نذر کی یہ دونوں قسمیں پوری کرنا واجب ہے، جب نذر مانی ہوئی چیز اطاعت و فرمانبرداری کا فعل ہو.

کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جس نے اللہ تعالی کی اطاعت کرنے کی نذرمانی اسے وہ نذر پوری کرنی چاہیے، اور جس نے اللہ تعالی کی نافرمانی اور معصیت کی نذرمانی تو وہ اللہ تعالی کی نافرمانی اور معصیت نہ کرے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (6696).

اور معلق نذر کا پورا کرنا منجز نذر پوری کرنے سے زیادہ شدید ہے اگرچہ یہ دونوں قسمیں ہی پوری کرنا واجب ہیں جیسا کہ اوپر بیان بھی ہوا ہے.

ابن قیم رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ : اگر اللہ تعالی نے مجھے سلامت رکھا اور بچا لیا تو میں صدقۃ کرونگا، یا میں ضرور صدقۃ کرونگا، تو یہ ایک وعدہ ہے جو اس نے اللہ تعالی کے ساتھ وعدہ کیا ہے، لہذا اسے چاہیے کہ وہ اپنے اس وعدہ کو پورا کرے، وگرنہ وہ اللہ تعالی کے مندرجہ ذیل فرمان میں داخل ہوگا :

.{تو اللہ تعالی اس کی سزا میں ان کے دلوں میں نفاق ڈال دے گا اس دن تک جب وہ اس سے ملیں گے، اس کے سبب کہ انہوں نے وعدہ کرنے کے بعد اللہ تعالی سے وعدہ خلافی کی، اور جو وہ کذب بیانی کرتے تھے}.التوبۃ(76).

تو بندے کا اپنے پروردگار اور رب سے وعدہ نذر ہے جو اس کے لیے پورا کرنا واجب ہے؛ اور معلق نذر تو پوری کرنے میں اور بھی زیادہ لازم ہے کہ وہ ابتدا میں اس طرح کہے : میرے ذمہ اللہ کے لیے اتنا ہے.

اور اس کے خلاف کرنا اور وعدہ پورا نہ کرنے کا انجام دل میں نفاق پیدا ہونا ہے. اھ تصرف کے ساتھ

دوم :

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے لوگوں کی مذمت فرمائی ہے جو نذر مان کر اسے پورا نہیں کرتے، امام مسلم رحمہ اللہ تعالی نے عمران بن حصین رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے کہ :

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"یقینا سب سے بہتر میرا دور ہے، اور پھر اس کے بعد والا، اور پھر ان کا دور جو اس کے بعد والا، اور پھر ان لوگوں کا دور جو ان سے ملیں ہونگے، عمران رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں :

مجھے نہیں معلوم کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دور کے بعد دو دور کہے یا تین دور

پھر ان کے بعد ایسی قوم ہوگی جو گواہی دینگے، اور ان سے گواہی طلب نہیں کی جائے گی، وہ خیانت کرینگے، اور ان میں امانت نہیں رہے گی، اور وہ نذریں مانیں گے، لیکن نذریں پوری نہیں کرینگے، اور ان میں موٹاپا ظاہر ہو گا"

صحیح مسلم حدیث نمبر(2535).

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

اس حدیث میں نذر پوری کرنے کا وجوب پایا جاتا ہے، اور نذر پوری کرنا بغیر کسی اختلاف کے واجب ہے. اھ

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول : "اور ان میں موٹاپا ظاہر ہو گا" کا معنی یہ ہے کہ : یہ لوگ دینی معاملات میں اہتمام کرنے سے غافل ہونگے اور انہیں کھانے پینے اور راحت و آرام اور سونے کے علاوہ کسی اور کا فکر ہی نہیں ہو گا.

اور وہ موٹاپا مذموم ہے جو خود اپنے ہاتھوں سے کیا جائے، اور جو خلقتا اور پیدائشی موٹاپا ہو وہ مذموم نہیں.

واللہ تعالی اعلم.

دیکھیں : عون المعبود شرح ابو داود حدیث نمبر(4657).

سوم :

نذر پوری نہ کرنا منافقوں کی صفات میں سے ہے :

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{اور ان میں (یعنی منافقوں میں سے) کچھ ایسے بھی ہیں جو اللہ تعالی سے عہد کرتے ہیں کہ اگر تونے ہمیں اپنے فضل سے نوازا تو ہم تیری راہ میں صدقہ وخیرات کرینگے اور نیک وصالح لوگوں میں ہونگے، اور جب اللہ تعالی انہیں اپنے فضل سے نوازتا ہے تو وہ بخل کرنے لگتے ہیں، اور وہ اعراض کرتے ہوئے پھر جاتے ہیں، تو اللہ تعالی اس کی سزامیں ان کے دلوں میں نفاق ڈال دے گا اس دن تک جب وہ اس سے ملیں گے، اس کے سبب کہ انہوں نے وعدہ کرنے کے بعد اللہ تعالی سے وعدہ خلافی کی، اور جو وہ کذب بیانی کرتے تھے، کیا وہ یہ نہیں جانتے کہ اللہ تعالی کو ان کے دل کا بھید اور ان کی سرگوشی سب معلوم ہے، اور اللہ تعالی غیب کی تمام باتوں سے خبردار ہے }.التوبۃ(75–77).

چہارم :

اور جس شخص نے نذر مانی اور پوری نہ کی اور اللہ تعالی سے کردہ وعدہ پورا نہ کرنے والے کی سزا یہ ہے کہ :

اس کے متعلق خدشہ ہے کہ اللہ تعالی اس کی سزامیں اس کے دل میں نفاق ڈال دے، تو وہ اللہ تعالی ملاقات کے وقت منافق ہو، تو اس وقت وہ خسارہ اور نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا.

جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا ہے :

(تو اللہ تعالی اس کی سزامیں ان کے دلوں میں نفاق ڈال دے گا اس دن تک جب وہ اس سے ملیں گے، اس کے سبب کہ انہوں نے وعدہ کرنے کے بعد اللہ تعالی سے وعدہ خلافی کی، اور جو وہ کذب بیانی کرتے تھے)التوبۃ(76).

سعدی رحمہ اللہ تعالی اس کی تفسیر میں کہتے ہیں :

یعنی : ان منافقوں میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جنہوں نے اللہ تعالی سے عہد ومیثاق کیا کہ

(اگر اللہ تعالی انہیں اپنے فضل سے دے گا)

دنیا کا مال ومتاع ہمیں زیادہ دے گا اور اس میں وسعت کرے گا تو :

(ہم ضرور صدقہ کرینگے اور نیک وصالح لوگوں میں سے ہوجائینگے)

توہم صلہ رحمی کرینگے، اور مصائب وتکالیف میں ایک دوسرے کی مدد وتعاون کرینگے، اور نیک وصالح اعمال کرینگے.

(توجب اللہ تعالی نے انہیں اپنے فضل سے عطا کردیا)

تو انہوں نے جو کچھ کہا تھا اسے پورا نہ کیا بلکہ :

(اس کے ساتھ بخل کرنے لگے، اور منہ موڑ کر)

اطاعت وفرمانبرداری سے پھر گئے

(اوروہ اعراض کرنے والے تھے)

یعنی: وہ خیر اور بھلائی کی طرف التفات کیے بغیر ہی چل نکلے، لہذا جب انہوں نے اللہ تعالی سے کیا ہوا وعدہ پورا نہ کیا تو اللہ تعالی انہیں اس کی سزا دیتے ہوئے

(انہیں اس کی سزا ان کے دل میں نفاق ڈال دیا)

وہ نفاق مستمر رہے گا

(اس دن تک جب وہ اس سے ملیں گے بسبب اس کے کہ جو انہوں نے اللہ سے وعدہ خلافی کی اور جو وہ کذب بیانی کرتے تھے).

لہذا مومن شخص کو اس شنیع وصف سے بچنا چاہیے کہ وہ اپنے رب سے یہ وعدہ کرے کہ اگر اس کا فلاں مقصد پورا ہوگیا تو وہ ایسے ایسے کرے گا اور پھر وہ اس وعدہ کو پورا نہ کرے، تو ہوسکتا ہے اللہ تعالی اس کی سزا میں اس کے دل میں نفاق ڈال دے جس طرح انہیں سزا دی.

اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے صحیحین میں حدیث ہے:

"منافق کی تین نشانیاں ہیں: جب بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے، اور جب معاہدہ کرتا ہے تو غداری کرتا ہے، اور جب وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے"

تو یہ منافق جس نے اللہ تعالی سے وعدہ اور معاہدہ کیا کہ اگر اللہ تعالی اسے اپنے فضل سے نوازے گا تو وہ صدقہ کرے گا اور نیک وصالح لوگوں میں سے ہوگا، اس نے بات کی اور جھوٹ بولا، اور معاہدہ کیا اور اسے توڑ دیا، اور وعدہ کیا تو وعدہ خلافی کی، اور اسی لیے جن سے ایسا فعل صادر ہوتا ہے انہیں اس عمل پر وعید سنائی گئی ہے:

(کیا انہیں علم نہیں کہ اللہ تعالی ان کے سینہ کے بھید اور سرگوشیاں جانتا ہے، اور یقینا اللہ تعالی غیب کی باتوں کا خبردار ہے).

اور وہ انہیں عنقریب ان کے ان اعمال کا بدلہ دے گا جنہیں اللہ تعالی جانتا ہے. اھ

دیکھیں: تفسیر السعدی (546).

واللہ اعلم.